

# داستان حیات آیت فاطمہ

## قسط 11 تا 14

"تم کب آئے؟"

کبیر اپنے روم سے نکل کر نیچے آیا ہی تھا کہ اس کی نظر لاؤنج میں کھڑے سیحان پر گئی۔

جو سنجیدگی سے کھڑا موبائل پر ٹائپنگ کر رہا تھا۔

READERS CHOICE

"تمہارے بلانے پر ہی آیا ہوں، بتاؤ کیا کام تھا"

سیحان اسے دیکھ کر سیل جینز کی جیب میں ڈالتا بولا تو کبیر نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"اتنے دنوں بعد آئے ہو اور بجائے گلے ملنے کے فوراً شروع ہو گئے"

کبیر نے اسے گھور کر کہا تو سیحان مسکرایا۔

"تم روم میں جاؤ اپنے، فریش ہو لو، حائسم اور شائنا آجائیں پھر بتاتا ہوں کیوں بلوایا ہے"

کبیر نے سنجیدگی سے کہا تو سیحان اوپر کی طرف چلا گیا۔

کبیر پچھلے لان میں آگیا، کیونکہ پریمہا کافی دیر سے وہیں موجود تھی۔

کبیر کو اپنی حرکت پر شدید افسوس ہوا، اسے بلی لینی ہی نہیں چاہیے تھی۔

وہ لان میں آیا تو پریمہا نیچے گھاس پر بیٹھی تھی جبکہ سامنے ایک ٹب پڑا تھا جس میں بلی کو ڈالے وہ شاید اسے شاور دلا رہی تھی۔

ساتھ میں باڈی واش تقریباً اس نے بلی کے وجود پر تھپا ہوا تھا۔

وہ برش سے نرمی سے اسے صاف کر رہی تھی کبیر نے ٹھنڈا سانس بھرا اور قریب جا کر سینے پر بازو باندھتا اسے گھورنے لگا۔

"کیا ہے اب؟"

پریمہا نے نظریں اٹھائیں اور اسے خود کو گھورتے پا کر سوالیہ انداز میں بولی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"کتنا ٹائم ہو گیا ہے تمہیں یہاں اس کے ساتھ اندازہ ہے تمہیں؟"

وہ تیوری چڑھا کر بولا تو پر یہاں نے سر ہلایا اور دوبارہ بلی کی طرف متوجہ ہوئی۔

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

# داستان حیات آیت فاطمہ

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

اب اس نے ایک طرف پڑا پائپ اٹھایا اور بلی کو ٹب میں ڈال کر جھاگ صاف کرنے لگی۔

"ہممم۔۔۔ تم سے اچھی تو یہ بلی ہے، نہ فضول کا لٹھیٹو ڈکھاتی ہے نہ انگور کرتی ہے"

پر یہاں خفگی سے کہا تو کبیر نے اسے تاسف سے دیکھا۔

"ابھی اٹھو اور خود بھی ریڈی ہو جاؤ لہج ریڈی ہے، سیحان گھر آچکا ہے اور حائسم لوگ بھی آنے والے ہوں گے"

کبیر اس کی حالت دیکھ کر بولا تھا۔

جو اس وقت وائٹ ٹراؤزر اور اورنج ڈھیلی سی شرٹ پہنے پاؤں میں اورنج سلپرز پہنے، اونچی پونی بنائے گیلی ہوئی

بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

"میں زلیش کو شاور دے کے آتی ہوں تم ویٹ کرو"

وہ سنجیدگی سے بولی تو کبیر نے آگے بڑھ کر اس کہ بازو پکڑا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"اٹھوپریہا بہت ہو گیا اب، میں کسی لیڈی سرونٹ سے کہتا ہوں یہ کرنے کے لیے"

کبیر نے سنجیدگی سے کہا، وہ آج صبح ہی تین چار لیڈی سرونٹس بھی اریج کر چکا تھا پر یہا کے لیے۔

اس نے زبردستی پر یہا کو کھڑا کیا کو اندر جانے کو راضی ہی نہیں تھی۔

"اچھا ناں بس زیش کو اٹھانے تو دو میں اسے اپنے ساتھ ہی شاور دے دوں گی"

وہ ضدی ہوئی تو کبیر نے اسے اندر کی طرف گھسیٹا۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ میرے روم میں یہ تمہاری ذیش نہیں آنی چاہیے اور تم واش روم میں لانے کی بات کر رہی ہو"

کبیر نے سنجیدگی سے کہا، اب وہ دونوں سیڑھیاں چھڑھ رہے تھے۔

"بہت روڈ ہو تم"

پر یہا نے غصے سے کہا تو کبیر مسکرایا۔

"اچھی بات ہے"

وہ بس اتنا کہتا کمرے میں آچکا تھا۔

READERS CHOICE

# داستان حیات آیت فاطمہ

پھر ان دونوں نے شاور لے کر کپڑے بدلے اور بال بناتے نیچے آئے۔

ابھی وہ لاؤنج میں ائے ہی تھے کہ سامنے مین ڈور سے ایک لڑکی تیز تیز چلتی اندر آئی۔

پریمہا نے سوالیہ نظروں سے کبیر کو دیکھا جس نے آگے بڑھ کر شانہ سے ہاتھ ملایا تھا۔

"کبیر ہوا زشتی؟"

شانہ کا اشارہ پریمہا کی طرف تھا۔

"شٹی ازمائے وائف پریمہا کبیر عباسی اینڈ پریمہا میٹ ہر دس کیوٹ گرل ازمائے لٹل فرینڈ شانہ خان"

کبیر نے دونوں کا تعارف کروایا تو شانہ نے فوراً آگے بڑھ کر پریمہا کو گلے لگایا۔

"بھابھی!!!!!!"

شانہ کے لفظ بھابھی پر کبیر مسکرا دیا تھا۔

جبکہ پریمہا نے بھی اس پیاری سی لڑکی کے گرد حصار باندھا۔

تبھی حائسم اندر داخل ہوا اور سیحان بھی سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔

"اوہ۔۔۔ اب پتہ چلا تمہارا سر پرانز"



# داستان حیات آیت فاطمہ

سیحان پر یہاں کو دیکھ کر بولا تو کبیر مسکرایا۔

"السلام وعلیکم"

پر یہاں دونوں سے مخاطب تھی، انہیں وہ اچھے سے جانتی تھی۔

ان کا نام ہی بہت تھا بزنس کی دنیا میں مگر وہ ابھی بھی ان تینوں کے خُفیہ کام سے نہ واقف تھی۔

"وعلیکم اسلام"

دونوں نے نرمی سے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھے۔

"فائنلی کوئی لڑکی ملی مجھے یہاں، ورنہ کل سے میں بور ہو رہی ہوں اس شخص کے ساتھ"

وہ لوگ ڈائننگ کر طرف بڑھ رہے تھے جب پر یہاں نے شانہ کا بازو تھام کر کہا۔

اس کی بات پر کبیر کو شدید افسوس ہوا جبکہ حاسم اور سیحان نے قہقہے لگانے تھے۔

"ہاں بھئی کبیر کیوں میری بہنا کو بور کر کے رکھ تم نے کل سے؟"

سیحان کبیر کو چھیرتا ہوا بولا تو کبیر نے نفی میں سر ہلاتے لایعلیٰ کا اشارہ دیا۔

وہ پانچوں کرسیاں سمجھال گئے تو سرونٹس نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"کبیر میں آج پر یہا کو اپنے ساتھ لے جاؤں خان مینشن پلیز؟"

شاینہ نے کبیر کو مخاطب کیا کو اس بات پر سٹپٹایا۔

"کیوں نہیں میری گڑیا لے اے اپنی دوست کو، اسے کیا مسئلہ ہوگا"

کبیر کے بولنے سے پہلے ہی حاسم نرمی سے بولا تو سیحان کبیر کا دھواں دھواں چہرہ دیکھ کر مسکرایا۔

"شاینہ چندہ آپ کی بھابھی آئیں گے ناں جب انہیں آپ نے خود سے دور نہیں ہونے دینا اچھا؟ انہیں رات کو بھی

اپنے پاس سلانا ہے اور دن میں بھی ان کے ساتھ ساتھ رہنا ہے"

کبیر نے حاسم سے بدلہ لیا تھا۔

"ظاہری بات ہے میری بھابھی ہوں گی تو میرے ساتھ ہی رہیں گی، لیکن پری تم پریشان مت ہونا تم بھی ان کی

دوست بن جانا"

شاینہ نے پر یہا کو تسلی دی تو حاسم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی، آنکھوں میں کسی کا وجود آسمایا۔

"مجھے ویسے بھی آج رات ایک مشن کے لیے نکلنا ہے تو بہتر ہے پر یہا ولا اکیلی رہنے کی بجائے شاینہ کے پاس ٹھہر

جائے"

کبیر نے سنجیدگی سے کہا تو پر یہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"رات کو کون سا مشن ہے تمہارا؟"

وہ ازلی بیویوں والے انداز میں بولی تو کبیر نے مسکراہٹ دبائی۔

"پری تم نہیں جانتی کبیر، بھائی اور سیحان پاکستان کے محافظ ہیں، یہ سب برے لوگوں کو سزا دیتے ہیں، تمہیں پتہ ہے۔۔۔"

"شاینہ۔۔۔"

ابھی وہ مزید سب کچھ اگلتی جب کبیر پر یہا کے چہرے پر از حد حیرت دیکھ کر اسے بیچ میں ٹوک گیا۔

"تم۔۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

پر یہا ہوش میں آتی اس کی جانب دیکھ کر بولی تھی۔

"بتانے ہی والا تھا"

وہ آہستہ آواز میں بولا جبکہ پر یہا کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

سب کھانا کھانے لگے تھے کہ اچانک زلیش اپنی دم ہلاتی لاؤنچ میں داخل ہوئی۔

"میاؤں میاؤں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس کی آواز پر سب ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

شاینہ تو کرسی چھوڑتی اس کی جانب بھاگی اس نے فوراً اسے اٹھالیا تھا۔

"یہ اتنی کیوٹ بلی کہاں سے آئی کبیر؟"

وہ بلی کو پیار کرتی بولی تو کبیر نے افسوس نے پرہما کو دیکھا جو اپنی بلی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"میں لائی تھی کل اسے۔۔۔ پیاری ہے ناں میری زلیش"

پرہما بھی اٹھ کر شاینہ کی طرف بڑھتی بولی تو اس کے فوراً سر اوپر نیچے ہلایا۔

"بھائی مجھے بھی چاہیے بلی"

شاینہ فوراً حاسم سے بولی تو اس میں سر ہلادیا۔

"لیکن کبیر تمہیں"

ابھی سیحان کچھ کہنے لگا تھا کہ کبیر نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کر دیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

"یا اللہ کتنی پیاری ہے یہ، آؤ پری ہم اس کے ساتھ کھیلیں"

شاینہ خوشی سے کہتی لان کی جانب بڑھی تھی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"پہلے ایک بچی کم تھی جواب تم دوسری اٹھالائے ہو کبیر؟"

سیحان ان دونوں کے بچپنے کو دیکھ کر کبیر سے بولا تو اس نے اور حائسم نے بیک وقت اسے گھورا۔

"بیوی ہے میری بچی نہیں ہے وہ"

کبیر نے اسے گھور کر کہا۔

"سوری برو"

سیحان نے ہاتھ اٹھا کر جیسے خود کو سرنڈر کیا۔

"کب لائے ہو اسے، اور اس کا باپ ابھی تک بل سے کیوں نہیں نکلا؟"

حائسم نے سوال کیا تو کبیر نے چیخ رکھا اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"محترمہ پر سو خود اس گئی تھی، میں نے بھی کہا ہوا اب یہیں، ار مغان ابھی کچھ کرے گا بھی نہیں کیونکہ وہ بیچارہ ابھی

اپنا پرو جیکٹ بچانے کی کوششوں میں ہے"

کبیر نے قہقہہ لگا کر کہا تو سیحان بھی ہنسا۔

"ہمممم۔۔۔ سمجھا لو گے اسے؟ گھر تو ہوتے نہیں ہوتے، پر سوا ہم کام کے لیے جانا ہے ہم دونوں کو کبیر فار ففٹین

ڈیز"

# داستان حیات آیت فاطمہ

سیحان نے اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تھا۔

"ہمم ہو جائے گا بیچ سب ڈونٹ وری"

کبیر نے آرام سے جواب دیا تھا۔

"میں آج قندیل کو لینے جا رہا ہوں"

حائسم نے اچانک کہا تھا۔

"کیا!!!"

کبیر اور سیحان دونوں حیرت سے ایک ساتھ بولے۔

"ہمم"

وہ نرمی سے کہتا مسکراہٹ دبا گیا۔

"مبارک ہو"

READERS CHOICE

کبیر نے آنکھ دبا کر کہا تو حائسم مسکرا دیا تھا۔

پھر وہ تینوں کام کی بات کرنے لگے البتہ شائے اور پرہیزگار کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

(سوری آپ لوگوں کو درمیان میں ڈسٹرب کر دیا مگر مجھے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا تھا جنہوں نے مجھے اتنا سپورٹ کیا اور میرے سبسکرائٹر k1 کر دیے، میں اللہ کے بعد آپ سب کی شکر گزار ہوں، بس اب آگے بھی مجھے آپ کی سپورٹ کی بہت ضرورت ہے سو جلدی سے اب ہمیں k2 سبسکرائٹر کرنے ہیں، آپ سب ساتھ دیں گے تو ہی یہ پوسٹل ہو پائے گا۔۔۔ خیر اب آپ آگے پڑھیے)

وہ پانچویں ہی اس وقت سہانا اور آزمائیر کے کمرے میں موجود تھیں۔

سہانا بیڈ پر لیٹی تھی کیونکہ اسے سیڑھیاں اترنے، چڑھنے کی وجہ سے اب کافی تکلیف ہو رہی تھی۔  
آزمائیر نے کہا بھی تمہاریسٹ کرنا مگر اس نے نہیں کیا تھا تو اب بھگت رہی تھی۔

"میں پہلے سفیان بھائی کو کال کرتی ہوں تم کرو بات اور ہاں کال سپیکر پر ہوگی اور تم انہیں نہیں بتاؤ گی کہ سپیکر آن ہے"

نینا نمل بیگم کا فون لے کے آئی تھی کیونکہ ان کے پاس اپنے نہیں تھے۔

READERS CHOICE

نینا کی بات پر صبا کے چہرہ سرخ ہوا۔

"شرم کرو تم، ایسا کچھ نہیں کر رہی میں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

صبانینا کو گھور کر بولی تو نینا نے اسے ڈبل گھورا۔

"جی نہیں ایسا ہی ہو گا یہ لو بیل جا رہی ہے"

نینا نے سفیان کا نمبر ملا کا سپیکر آن کیا اور فون صبا کو تھمایا۔

سہانا کو تو اپنی ٹینشن لگی ہوئی تھی البتہ افرا، نینا اور قتیل مسکرا کر صبا کو دیکھ رہی تھیں۔

"السلام وعلیکم"

صبا نے کال پک ہوتے ہی آہستہ آواز میں سلام کیا تھا۔

"صبا آپ ہیں؟"

سفیان نے حیرت سے سوال کیا تو صبا نظریں جھکا گئی۔

"جج۔۔ جی وہ دراصل مجھے آپ سے۔۔ بات کرنی ہے"

اس نے لڑکھڑا کر کہا تو نینا نے منہ پر ہاتھ رکھا کر قہقہہ روکا۔

جی فرمائیں "READERS CHOICE"

وہ نرمی سے بولا تو صبا کو حوصلہ ہوا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"وہ۔۔ ہمیں سہانا کے ساتھ۔۔ ندا کے گھر جانا۔۔ ہے بڑی امی سے بات کی تو انہوں میں کہا میں آپ سے اجازت لوں۔۔ میں چلی جاؤں ناں سفیان"

اس نے دھیمی آواز میں کہا، آخر میں اس کہ لہجہ اتنا پیارا تھا کہ لڑکیاں مسکرائیں۔

"کون کون جا رہا ہے؟"

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"میں، سہانا، قندیل، افر اور نینا"

اس نے نام گنوائے۔

"آپ رک جائیں ناں باقی سب کو جانے دین، ہماری کچھ پل کے لیے ملاقات ہی ہو۔۔"

"سفیان پلینز، م۔۔ مجھے جانا ہے۔۔"

ابھی یہ محبت سے مزید کچھ کہتا کہ صبا سرخ ہوتی اسے ٹوک گئی، جس پر افر اور نینا مسکرا پڑیں۔

"بہت ظالم ہیں آپ، خیر چلیں شادی کے بعد ٹھیک کر دوں گا آپ کو، چلی جائیں مگر اپنا خیال رکھیے گا اور ساتھ کسی

ملازمہ کو بھی لے جائیے گا"

اس نے نرمی سے کہا تو صبانے ہونٹ چبائے، اسے سخت شرم آرہی تھی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"جی۔۔ شکریہ"

اس نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی اور نظریں اٹھا کر ان سب کو دیکھا تو یہ جھٹکے سے ہنسیں۔

"بڑے رومینٹک ہیں سفیان بھائی تو۔۔"

افرانے اسے چھیڑا تو وہ پھر سے چہرہ جھکا گئی۔

"چلو ایک کام تو ہو گیا اب میں بھائی کو کال کرتی ہوں تم بات کر لو، ویسے یار کتنا مشکل ہے تم بھابیوں کو حویلی سے باہر لے جانا"

نینا سہانا کو کہتی آخر میں ان دونوں کو دیکھ کر بولی تو دونوں منہ بسور گئیں۔

"تم بھی شادی کے بعد اسی لسٹ میں آؤ گی میری جان"

افرانے مسکرا کر کہا تو نینا نے اسے گھورا۔

پھر آزمائیر کا نمبر ملا کر اس نے لیٹی ہوئی سہانا کو موبائل دیا اور خود قندیل کے کندھے پر بازو پھیلا کر بیٹھ گئی۔

"اسلام و علیکم امی بولیں"

آزمائیر نے کال پک کر کے کہا تو سہانا نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"سائیں میں ہوں"

اس نے آہستہ آواز میں کہا تو دوسری طرف آزمائے کو حیرت ہوئی۔

"کیا ہوا سہانا، طبیعت ٹھیک ہے؟"

وہ فکر مندی سے بولا تو سہانا کے دل میں پھول سے کھل گئے اس کی فکر پر۔

"جی سائیں۔۔"

اس نے نرمی سے کہا تھا جبکہ نظریں نیچے کر رکھی تھیں، مقصد اس شرارتی لڑکیوں کی نظروں سے بچنا تھا۔

"درد تو نہیں اب کہیں میری زندگی کو؟"

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا، ادھر سہانا کو شرمندگی ہوئی۔

جبکہ ان چاروں نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا، کون سا درد تھا اسے جس سے وہ واقف نہیں تھیں۔

"نن۔۔ نہیں سائیں"

اس نے بمشکل جواب دیا۔

"بڑی امی سے کیا بات ہوئی؟"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس نے سوال کیا تو سہانا نے ہونٹوں کو پھر سے گیلا کیا۔

"آپ حویلی آئیں۔۔۔ گے تب بتاؤں گی۔۔۔ ابھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

اس نے جلدی سے بات آگے بڑھائی تو نینا نے اسے گھورا۔

"بولو"

وہ آرام سے بولا تھا۔

"سائیں میں۔۔۔ نینا لوگوں کے ساتھ ان کی دوست کی طرف چلی جاؤں؟"

اس نے بمشکل اجازت لی تھی۔

"سہانا نہیں جانتا تم نے کہیں، آلریڈی تھکاوٹ ہے تمہیں اور ویسے بھی باقی لڑکیوں کا جانا بھی ضروری نہیں، بچیاں

نہیں ہو تم سب جو گھومتی رہو گاؤں کے گھروں میں، میں بڑی امی کو کال کر کے کہتا ہوں روکیں ان سب کو"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو سہانا کے ساتھ ساتھ وہ سب بھی پریشان ہوئیں۔

"سائیں۔۔۔ لیکن ہم نے بڑی امی سے بات کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ آج آخری دفعہ چلی جائیں"

اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"مگر میں منع کر رہا ہوں ناں جاناں"

وہ پیار سے بولا، مقصد سہانا کو روکنا تھا۔

"سائیں پلینز۔۔ میں جب سے آئی ہوں بے حویلی میں ہی ہوں۔۔ ایک دفعہ بھی باہر نہیں گئی۔۔ پلینز آج جانے دیں"

اس نے پیار سے کہا تو آزمائیر نے گہرا سانس بھرا۔

"ضدی ہوتی جا رہی ہو تم"

وہ رو عب سے بولا تھا۔

"پلینز"

اس نے ایک دفعہ پھر نرمی سے کہا۔

"ٹھیک ہے چلی جاؤ، مگر گاڑی میں جانا اور ساتھ کسی بڑی خاتون کو لے کر جاؤ۔۔ چادر بھی ٹھیک سے اوڑھ کر جانا باہر"

READERS CHOICE

اس میں ہدایت دیں تو نینا نے ٹھنڈا سانس بھرا جبکہ سہانا مسکرائی۔

"جی ٹھیک ہے، آپ بہت اچھے۔۔ ہیں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس میں پیار سے کہا تھا۔

"جی بلکل۔۔ اور ہاں جلدی آنا شام میں"

وہ نرمی سے بولا تو سہانا نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

"الحمد للہ"

اس نے گہرا سانس بھرا۔

"جھوٹ بولنا بہت مشکل ہے"

صبا نے اُداسی سے کہا تھا۔

"یا اللہ بس بھی کرو تم دونوں، اُو اُو یاد آیا، یہ بھائی کس درد کی بات کر رہے تھے تم سے ہاں بتاؤ نہ ذرا؟"

افرا کو اچانک یاد آیا تو اس نے فوراً اُٹھانے دارنیوں کو طرح سوال کیا۔

اس کی بات پر جہاں سہانا کا چہرہ گلابی ہوا یہیں نینا مسکرائی، وہ جانتی جو تھی۔

"وہ۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔ ہے ناں اس لیے"

اس نے بہانہ بنایا تھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"ہاں جی۔۔ تھکاوٹ بھی ہے بہت؟"

افرانے آبرو اچکا کر سوال کیا۔

"شرم کرو تم، ابھی کنواری ہو یاد ہے ناں یہ یا بڑی امی کو بتاؤں؟"

صبا سے گھور کے بولی، سب ہی بات کی تہہ تک پہنچ چکی تھیں۔

"تم تو ہو ہی چغل خور"

افرا سے گھور کر غصے سے بولی تو صبا مسکرائی۔

"سہانا اب اگر سچ میں ٹھیک ہو تم تو ہی چلیں گے ورنہ چھوڑو جب تم ٹھیک محسوس کرو گی پھر چلے جائیں گے"

نینا سے لیڈے دیکھ کر بولی جو واقعی میں تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں چلو چلتے ہیں"

اس نے اٹھ کر کہا تو افرانے اسے دیکھا۔

"میڈم پیدل جانا ہے ہمیں گاڑی میں نہیں، کیونکہ پیدل جانے کہ اپنا مزاج ہے"

افرانے اسے اطلاع دی تھی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"چلو پھر نکلیں اب"

قدیل اس سب میں پہلی دفعہ بولی تھی۔

وہ سب یوں ہی باہر آئی، سدشکر حال میں کوئی عورت نہیں تھی۔

ورنہ انہیں پھر سے بہانے بنانے پڑتے۔

خیر ہنستی مسکرتیں وہ اب سڑک پر چل رہی تھیں۔

سب قدیل کا دل بہلا رہی تھیں جسے آج چلے جانا تھا، وہ کافی حد تک سینسیٹیو بھی تھی۔

"تمہیں کیریاں پسند ہیں؟"

صبا نے سہانا سے سوال کیا تو اس نے فوراً سر اثبات میں ہلایا۔

وہ اکثر کوٹھے پر چھوٹی لڑکیوں سے منگوا کر کھایا کرتی تھی، کوٹھے کی یاد آتے ہی اس کے دل نے جھر جھری لی۔

"چلو پھر آج کافی کھائیں گے"

افرانے مسکرا کر کہا۔

"ہائے اللہ۔۔۔ میں گئی ہم آج"

# داستان حیات آیت فاطمہ

نینا اچانک رکتی دل پر ہاتھ رکھ کر بولی تو باکی لڑکیوں نے ڈر کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

قندیل نے سوال کیا تو نینا نے اسے دیکھا۔

"دیرے پر مہمان اے ہیں، برہان بھائی، تایا جان اور میر بھائی دیرے پر ہی ہیں"

نینا کی بات پر وہ تینوں ہی پریشان ہوئیں جبکہ سہانا نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"دیرے کے پیچھے ہی باغ ہے ہمیں دیرے سے گزرنا ہوتا ہے باغ جانے کے لیے"

نینا نے اسے بتایا تو اس نے بھی پریشانی سے سر پر ہاتھ مارا۔

"تو اب کیا کریں؟"

افرانے سوال کیا تھا۔

"چلتے ہیں، بھائی لوگ اندر ہوں گے ہم بھاگ کے گزر جائیں گی"

صبا نے کہا تو سب متفق ہوئیں، سہانا تو پہلے ہی مشکل سے چل کر اتنا دور آئی تھی اب محنت کا پھل تو بننا ہی تھا۔

وہ لوگ دیرے کر گیٹ پر آئیں تو سامنے بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں، ملازم بھی تھے مگر ان کا رخ پرے تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ سب باری باری بغیر آواز کیے سامنے سے بھاگ کر باغ میں آئیں۔

آم کر برے برے سایہ دار درخت تھے، اس قدر پیارا باغ دیکھ کر سہانا مسکرا پڑی۔

ایک طرف سرخ گلابوں کی کیریاں تھیں سہانا اور قندیل تو اس طرف بڑھ گئیں۔

"میں فالسے توڑنے جا رہی ہوں"

نینا جسے فالسے بہت پسند تھے وہ ہر بار کی طرح ایک ٹوکری بھی لائی تھی۔

یہ باغ تقریباً ایک مربع پر تھا جس میں کافی پھلوں کے درخت تھے۔

لیکن یہ موسم آم اور فالسو کی تھی۔

"ٹھہر و پہلے کیریاں توڑ لیں پھر ساتھ چلیں گے"

صبا نے اسے روکا کیونکہ وہ اور افراب کیریاں توڑ رہی تھیں، جبکہ قندیل اور سہانا پھولوں کے پاس نیچے گھاس پر بیٹھ

کے کیریاں کھا رہی تھیں۔

فالسے کچھ فاصلے پر تھے اس لیے صبا کا ارادہ تھا سب ساتھ جائیں نینا اکیلی مت جائے۔

"نہیں تم لوگ یہ کھا کر آجانا میں جا رہی ہوں اس طرف"

# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ کہتی تیزی سے اس طرف بڑھ گئی تو صبا بھی قندیل کے ساتھ آکر بیٹھ گئی جبکہ افرا بھی۔

وہ چاروں مزے سے بیٹھی کیریوں سے انصاف کر رہی تھیں جب انہیں نینا کی جان لیوا چیخوں کی آواز سنائی دی۔

چاروں کے دل سکڑ کر پھیلے تھے۔

"یا اللہ خیر یہ تو نینا کی آواز ہے"

سہانا فوراً اٹھتی بولی تھی۔

اس کے ساتھ باقی تینوں بھی اٹھ کر تیزی سے اس طرف بڑھیں جہاں نینا گئی تھی۔

اس کی چیخیں بڑھتی ہی جارہی تھیں۔

ابھی وہ لوگ فالسوں کے باغ سے تھوڑے فاصلے پر تھیں جب انہیں پیچھے سے کسی کے تیزی سے بھاگنے کی آواز

آئی۔

وہ پلٹیں تو اپنے پیچھے موجود تین لوگوں کو دیکھ کر مزید خوفزدہ ہوئیں۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ برہان اور آزمائیر اور سفیان تھے، انہیں دیکھ کر تینوں کی رگیں تن گئیں، مگر پھر نینا کی دلخراش چیخ گونجی تھی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھے تو وہ سب بھی ان کے پیچھے بھاگی تھیں۔

وہ جیسے ہی قریب پہنچے انہیں ایک کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔

تھوڑے قدم لے کر وہ آگے آئے تو سب منظر ان کے سامنے تھا، نینا بری طرح چیخ رہی تھی جبکہ وہ کتا اس پر جھپٹ چکا تھا۔

نینا کی حالت اور اس کی دلخراش چیخوں پر شاہ اور افرام کی آنکھیں نم ہوئیں جبکہ سہانا اور قتیل بھی پریشانی کی انتہا پر تھیں۔

"ٹھاہ"

اچانک ہی فضا میں فائر کی آواز گونجی جو برہان چودھری کے پستول سے نکلا تھا۔

فوراً ہی وہ جنگلی کتا نینا کو چھوڑتا وہاں سے دوڑا تھا، مگر جاتے جاتے وہ نینا کا دوپٹہ ساتھ لے گیا۔

اس کا قمیض بھی وہ دانتوں سے کھینچ کر کندھے سے پھاڑ چکا تھا۔

نینا کی حالت اس وقت قابل رحم تھی، وہ شدت سے روتی ہوئی زمین اور بیٹھتی چلی گئی تھی۔

اس کا دماغ خوف کی وجہ سے سن ہو چکا تھا، وہ سب تیزی سے اس کے قریب آئے۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

ابھی لڑکیوں میں سے کوئی اس کے پاس بیٹھتی کہ آزمائیر چودھری فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھتا اسے خود سے لگا کر اس کا سر اپنے سینے سے لگا کر تھپتھپانے لگا۔

سہانا کے آنسو تیزی سے گلابی عارضوں پر رواں تھے۔

"امی۔۔۔امی!!!!!"

وہ مسلسل روتی ہوئی اپنی ماں کو پکار رہی تھی۔

جبکہ آزمائیر اسے سینے میں بھیج کر پیار کر رہا تھا، مگر وہ سمجھ نہیں رہی تھی۔

خوف اس کے اعصاب سلب کر چکا تھا یقیناً۔

"آزمائیر اسے اٹھاؤ اور دیرے میں اپنے کمرے میں لے چلو۔۔۔ ایسے نہیں سمجھ پائے گی"

برہان نے قریب آکر آزمائیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو یہ جھٹکے سے اٹھا۔

اس نے نینا کے وجود کو بانہوں میں بھرا پھر ایک نظر صبا کو دیکھا۔

"کوئی شال وغیرہ ہے تم لوگوں کے پاس؟"

وہ سختی سے بولا تو صبا نے شرمندگی سے سر جھکاتے سر نفی میں ہلایا تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

آزمائیر نے ایک غصے سے بھرپور نظر سہانا پر ڈالی، اس کے کہنے کے باوجود وہ لڑکی نہیں لائی تھی شال، جبکہ اس کے اتنے جھوٹوں کا سوچ کر ہی آزمائیر کا وجود بھڑکا تھا۔

سفیان نے بھی صبا اور باقی لڑکیوں کو سخت نظروں سے دیکھا، تبھی برہان نے اپنے گرد اوڑھی ہوئی بدامی شال اتار کر صبا کو تھمائی تو صبا نے آگے بڑھ کر فوراً اسے نینا کے وجود پر ڈالا۔

نینا اب نیم بیہوش ہو چکی تھی اور مسلسل بس نمل بیگم کو پکار رہی تھی۔

آزمائیر دیرے کی طرف تیزی سے بڑھا تو برہان بھی اس کے ساتھ چلنے لگا، سفیان کے کہنے پر وہ چاروں بھی ان کے پیچھے چلنے لگی تھیں۔

ان سب کی آنکھوں میں بے حد شرمندگی تھی اس وقت۔

جبکہ نینا کے لیے تکلیف بھی محسوس کر رہی تھیں وہ سب۔

وہ لوگ دیرے میں آئے تو مہمان نہیں تھے۔

آزمائیر، برہان اور سفیان مہمانوں کو رخصت کر کے اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھے ہی تھے کہ انہیں لڑکی کے چیخنے کی آواز آئی تھی۔

باغ پیچھے کی طرف تھا تو وہ تیزی سے وہاں دوڑے۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

اب دیرے پر صرف چند ملازم تھے جو اپنے مالکوں کے ساتھ حویلی کی عورتوں کو دیکھ نظریں جھکا چکے تھے۔

آزمائیر نے نینا کو لا کر اپنے بیڈ پر لٹایا، جواب بری طرح رو رہی تھی۔

لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں جبکہ سفیان اور برہان باہر حال میں رک گئے تھے۔

"صبا میں باہر جا رہا ہوں تم لوگ دیکھو اسے کہیں کاٹنے کے نشان تو نہیں اس کے جسم پر"

آزمائیر نینا کے آنسو صاف کرتا اس کی پیشانی پر پیار کرتا صبا سے بولا تو اس میں فوراً سر ہلایا۔

آزمائیر کمرے سے نکلا تو صبا اور افراس کی جانب بڑھیں، انہوں نے ہر کہیں دیکھ لیا تو خدا کا شکر کیا کہ ایک بھی نشان نہیں تھا۔

بس کپڑے ہی پھٹے تھے شاید۔

ان کے بلانے پر آزمائیر اندر آیا تو انہوں نے اسے بتایا پھر وہ لوگ بھی باہر چکی آئیں تو آزمائیر آکر اس کے پاس بیٹھا۔

"نینا! دھردیکھو میری طرف، ٹھیک ہو تم بالکل آنکھیں کھولو"

آزمائیر نرمی سے اسے حصار میں لیتا بولا تو اس نے آہستہ سے بھیگی آنکھیں کھولیں۔

"کچھ بھی نہیں ہو امیری گڑیا کو بس تم زیادہ ڈر گئی ہو"

# داستان حیات آیت فاطمہ

آزمائیر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر محبت سے بولا تو وہ آگے ہو اور چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔  
"حویلی چلیں، آرام کرو تم"

اس نے نرمی سے کہا تو نینا نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اس نے اٹھ کر چادر اوڑھی، جس میں سے برہان چودھری کے وجود کی خوشبو آرہی تھی۔

"ٹھیک ہو جاؤ تم پھر حرکتیں درست کرتا ہوں میں تمہاری"

آزمائیر اسے حصار میں لیتا خفگی سے بولا تو نینا نظریں جھکا گئی وہ باہر آئے تو سب نے انہیں دیکھا۔  
لڑکیاں آکر اس سے ملی تھیں۔

پھر سفیان کے ساتھ افر اور قندیل، آزمائیر کے ساتھ نینا اور سہانا جبکہ برہان کے ساتھ صبا گاڑی میں بیٹھی۔  
اور ان سب کی گاڑیاں حویلی کی طرف بڑھیں۔

سہانا فرنٹ سیٹ پر بیٹھی کانپ رہی تھی کیونکہ آزمائیر کا غصہ اس وقت بلندیوں کو چھو رہا تھا۔

READERS CHOICE

"دل کر رہا ہے تم دونوں کو ایک ایک لگاؤں اب میں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

سفیان نے غصے سے کہا تو قدیل اور افرا چہرے جھکا گئیں۔

"ہر دفعہ بچیوں والی حرکتیں بھی اچھی نہیں لگتیں، مگر تم لوگوں کو کہاں سمجھ آتی ہے"

اس نے تپ کر کہا تو افرا آنے ہونٹ باہر نکالے۔

"بھائی ہم تو۔۔۔"

"چپ کر کے بیٹھو تم، آگے سے بولنا ضرور ہوتا ہے تمہیں ہر بات پر ہاں؟ آج گھر جا کر ٹھیک کرتا ہوں تمہیں میں"

سفیان افرا کی بات درمیان نے کاٹ کر غصے سے بولا تو وہ شرمندہ ہوئی۔

"اب سے حویلی سے نکلنا بند تم سب کا، دیکھتا ہوں میں قدم بھی کیسے باہر نکالتی ہو تم لوگ"

سفیان غصے کی انتہا پر تھا۔

اس دفعہ افرا خاموش رہی تھی۔

وہ لوگ حویلی پہنچے تو لاؤنج میں سب جمع تھے۔

شام ہو چکی تھی اور اب شاید حاسم خان کا انتظار کیا جا رہا تھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

لڑکوں کو ان سب کے ساتھ دیکھ کر خواتین حیران ہوئیں۔

"تم سب ساتھ کہاں سے آرہے ہو؟ یہ پانچوں توند کی طرف گئی تھیں"

بڑی امی نے سنجیدگی سے سوال کیا تو آزمائیر نے ایک غصے بھری نظر سہانا پر ڈالی جو بہت شرمندہ تھی۔

"رستے میں مل گئیں تو ساتھ لے آئے"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو بڑی امی نے اثبات میں سر ہلایا۔

البتہ نیناب اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی، کیونکہ ابھی کسی کا دھیان اس کی طرف نہیں گیا تھا۔

"تم لوگ اوپر ہی رہنا، جب حاسم آئے گا تو میں قندیل کو بلوالوں گی"

بڑی امی نے لڑکیوں کو مخاطب کیا تو وہ سر ہلا کر اوپر چلی گئیں جبکہ برہان بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

آزمائیر اور سفیان، آفتاب چودھری کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

آفتاب صاحب مولوی صاحب کو بھی بلوانے ڈرائیور کو بھیج چکے تھے۔

جبکہ خواتین چائے وغیرہ کا انتظام دیکھ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ہی کچھ گاڑیاں باہر رکیں اور پھر حاسم خان سفید شلوار قمیض میں ملبوس اندر داخل ہوا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ غضب کا لگ رہا تھا۔

"السلام وعلیکم"

اس نے سلام کیا تو آزمائیر، سفیان اور آفتاب صاحب اٹھ کر اسے ملے جبکہ خواتین نے سلام کا جواب دیا تھا۔

"قذیل کو بلا دیں پلیز مجھے نکلنا ہے ابھی"

حائسم کے تاثرات سنجیدہ تھے، وہ صوفے پر بیٹھتا بولا تو بڑی امی نے اسے دیکھا۔

"بیٹا جی صبر رکھو مولوی صاحب آنے والے ہیں نکاح کرو پہلے ہماری بچی سے پھر چاہے جہاں لے جانا"

آئندہ بیگم کی بات پر وہ خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب آگئے تو اذلان اور مشال بیگم قذیل کو لینے اوپر کی طرف بڑھے۔

قذیل سب لڑکیوں سے ملی، اس نے زبردستی اپنے آنسو روکے تھے۔

"بتائی۔۔ مم۔۔ مجھے ایک دفعہ برہان سے بات کرنی ہے پلیز آپ انتظار کریں"

وہ نم آوازیں کہتی بھاگ کے کمرے سے نکل گئی تو سب کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

# داستان حیات آیت فاطمه

وہ بغیر دستک دیئے ہی اندر آئی تھی، سے برہان چودھری صوفے پر بیٹھ سگریٹ پی رہا تھا۔

جبکہ اس کی آنکھیں اس وقت لہو لہان تھیں۔

قندیل کے قدموں کی رفتار مدہم ہوئی، کچھ پرانی یادیں یاد آئیں تو اس کا دل خون کے آنسو روئے لگا۔

کتنے حق سے وہ اس کمرے میں آتی تھی اور آج، آج وہ ہمیشہ کے لیے اس کمرے سے دور جا رہی تھی۔

برہان بھی اسے دیکھ کے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا، دونوں کی آنکھیں ہی باتیں کر رہی تھیں۔

ایک کی آنکھوں میں تکلیف اور بہت سے شکوے تھے جبکہ دوسرے کی آنکھوں میں بے بسی اور اذیت تھی۔

"میں۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔ برہان"

وہ بہت ضبط کے باوجود بھی اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ کے توڑی تو برہان کے دل پر چھریاں چلیں۔

"اب میں کبھی بھی آؤں گی آپ لوگوں کی۔۔۔ زندگیوں میں۔۔۔ خدا حافظ برہان چودھری۔۔۔ جان چھوٹ گئی

آپ کی مجھ سے۔۔ ہاں آپ کی محبت سینے میں دبا کر جا رہی ہوں مگر خدشہ کے سینا پھٹ نہ جائے۔۔ ہو سکے تو دعا

کیجئے گا میں جلد از جلد مر جاؤں آپ کی طرح یہ زمین بھی میرے بوجھ سے آزاد ہو جائے"

وہ آنسو سختی سے رگڑ کر کہتی برہان کا سینا کرچی کرچی کر گئی۔

"قتل۔۔۔ میری دعا ہے تم جہاں رہو خوش رہو۔۔ اور انشاء اللہ بہت جلد تم مجھے بھول بھی جاؤ گی"

# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ دل سے بولا تھا جبکہ آج اس مجبور مرد کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے۔

"میں آپ سے ایک آخری وعدہ لینے آئی ہوں برہان۔۔۔"

اس نے نم نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

"بولو۔۔۔ آج تو جان بھی مانگ لو تم قندیل۔۔۔ میں اف بھی نہیں کروں گا"

اس نے بھاری آواز میں کہا تو قندیل نے تلخی سے اسے دیکھا۔

"مجھے سے وعدہ کریں کہ آپ نینا آپنی کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کریں گے۔۔۔ اگر آپ شادی کا سوچیں تو

صرف نینا آپنی کو ہی سوچیں گے"

اس نے ٹھوس لہجے نے کہا تو برہان نے حیرت سے اسے دیکھا مگر بولا کچھ نہیں۔

"وعدہ کریں برہان"

دروازے پر دستک کے ساتھ مشال بیگم نے اسے پکارا بھی تو وہ زور سے برہان سے بولی تھی۔

"قندیل آؤ اب جلدی بیٹا"

مشال بیگم اسے پکار رہی تھیں مگر وہ خاموش کھڑا تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"کچھ کہہ رہی ہوں میں آپ سے برہان وعدہ کریں مجھ سے"

وہ اس کے قریب ہوتی اس کے کندھوں کو سختی سے ہلاتی چلائی تو برہان نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں تم سے کہ جب کبھی میں کسی لڑکی سے شادی کروں گا وہ لڑکی نینا صدام چودھری ہوگی"

اس نے آہستہ آواز میں کہا اور تیزی سے بالکنی کی طرف بڑھ گیا۔

"قتیل"

مشال بیگم کی پکار پر وہ مرے ہوئے قدموں سے باہر کی طرف بڑھی تھی۔

مشال بیگم نے سہانا کہ نکاح والا سرخ دوپٹہ اٹھایا اور اس قندیل کے پاس آئیں۔

وہ اس وقت گہرے مونگیہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی جبکہ مونگیہ دوپٹے کندھے پر جھول رہا تھا۔

مشال بیگم نے اس کا دوپٹہ گلے میں ڈالا اور سرخ بڑاسا گوٹے کے کام سے مزین دوپٹہ اس کے سر پر رکھ کر

گھونگھٹ نکال دیا۔

قندیل کو ایک دفعہ پھر رونا آیا، اس نے کب سوچا تھا کہ وہ یوں دلہن بنے گی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

مشال بیگم اور سہانا، صبا سے لے کر نیچے آئیں۔

صبا اور سہانا کو نیچے بڑی امی میں بلوایا تھا کیونکہ وہ دونوں اب حویلی کی بہویں بھی تو تھیں۔

قندیل کا وجود کانپ رہا تھا۔

وہ لوگ نیچے آئیں تو سب کی نظریں ان کی طرف اٹھیں۔

اس کے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھ کر حاسم کے دل کو کچھ ہوا۔

وہ نازک جان آج جس موڑ پر تھی، جس افیت میں تھی وہ یقیناً کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

آفتاب صاحب اور آزمائیر اٹھ کر فوراً اس کے قریب آئے انہوں نے اسے سہارا دے کر صوفے پر بٹھایا۔

پھر سادگی سے نکاح ہوا تھا، نکاح کے پیپر پر سائن کرتے وقت قندیل کی آنکھوں سے بہت سارے موتی ٹوٹ کر بے مول ہوتے پیپر گیل کر گئے۔

نکاح کے بعد وہ بڑی امی اور افیفا بیگم کے سینے سے لگ کر بہت روئی۔

نمل بیگم نے بھی اسے سینے سے لگا کر تھوڑی بہت تسلی دی تھی۔

مشال بیگم، صبا اور سہانا بھی کافی دیر اسے خود سے لگا کر کھڑی رہیں۔



## داستان حیات آیت فاطمہ

"اب ہم نکلتے ہیں، آپ لوگوں کا بے حد شکریہ میری امانت کو محفوظ رکھنے کا، میں تا عمر آپ سب کا مشکور ہوں، زندگی میں اگر کوئی بھی کسی بھی نوعیت کا کام ہو تو یہ میرا نمبر سیو کر لیں بس ایک دفعہ کہہ دیجئے گا آپ کا ہے کام ہو جائے گا۔۔۔"

حائسم کھڑا ہوتا بولا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"بیٹا ہم تمہیں اپنی بچی سوئپ رہے ہیں، اس کا بہت خیال رکھنا، کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو مت آنے دینا اور ہاں ہر مہینے اسے ملوانے لاؤ گے تم یہاں"

آئندہ بیگم نے آنسو صاف کر کے کہا تو حائسم دکھ سے روتی ہوئی اپنی زندگی کو دیکھتا سر اثبات میں ہلا گیا۔  
"جی ضرور، ایڈریس ہے ناں آپ لوگوں کے پاس میرے منشن کا تو آپ لوگ بھی آتے جاتے رہیے گا"  
حائسم نے نرمی سے کہا تو آفتاب صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔  
"قندیل گڑیا آؤ گاڑی تک چھوڑ دوں"

آزمائیر، حائسم کو تنذبذب کا شکار ہوتے دیکھ روتی ہوئی قندیل کو خود سے لگا کر نرمی سے بولا تو وہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

سہانا بھی ان کے ساتھ باہر آئی جبکہ حائسم اندر سب کو خدا حافظ کہہ رہا تھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"اپنا خیال رکھنا۔ اور رونا بند کرو اب قندیل۔۔۔ انشاء اللہ سب بہتر ہو گا میری جان"

سہانا اسے آزمائے سے الگ کرتی سینے اسے لگا کر محبت سے بولی تو قندیل نے سر اثبات میں ہلایا۔

سہانا نے اس کا گھونگھٹ دوبارہ نکال دیا اور اسے خود گاڑی نے بٹھایا۔

"یہ سیل رکھو، اس میں میرا اور بابا کا نمبر موجود ہے جب چھوٹی سی بھی ضرورت پڑے تو کال کر دینا"

آزمائے نے اپنی جینز کی جیب میں سے ایک شاپنگ بیگ نکال کر اسے تھمایا تو اح سر ہلا گئی۔

تبھی حاسم بھی باہر آیا، وہ آزمائے سے ملا اور اس سے ہدایات لیتا گاڑی کی طرف بڑھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گاڑیاں سہانا اور آزمائے کی نظروں سے دور ہوتی چلی گئیں۔

کوئی اور بھی تھا جو اپنی بالکنی میں کھڑا سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

حاسم خود بہت کم ڈرائیو کرتا تھا، صرف تب جب شائے اس کے ساتھ ہو۔

مگر آج قندیل اس کے ساتھ تھی تو وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا، قندیل کی بس دھیمی دھیمی سانسوں کی آواز ہی وہ سن پارہا

تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

جبکہ قندیل اس وقت بہت گھبراہٹ کا شکار تھی، نجانے آگے جا کر کیا ہونے والا تھا۔

اپنے شوہر کو اس نے ابھی تک ٹھیک سے دیکھا تک نہ تھا۔

سہانہ گھونگھٹ کر دیا تھا اور اب اسے اتارنا مناسب نہیں لگ رہا تھا مگر اسے اریٹیشن بھی ہونے لگی تھی اس دوپٹے سے۔

وہ پہلو بدلنے لگی تو حاسم نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھائی اور اس کی طرف دیکھا۔

نازک سا وجود اس کے بالکل پاس براجمان تھا، مونگیا قمیض پر رکھے اس کے سفید اور گلابی ہاتھ بہت پیارے لگ رہے تھے۔

حاسم نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالنی چاہی کو چھپا ہوا تھا۔

"مناسب لگے تو یہ گھونگھٹ اتار دیں"

اس کی نرم آواز پر قندیل کے دل نے دھک دھک کی۔

اسے پھر سے گھبراہٹ ہونے لگی، اب نجانے وہ کس لیے یہ کہہ رہا تھا۔

مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے نرمی سے وہ دوپٹہ اتارا اور اسے گود میں رکھ لیا۔

حاسم نے اس کی جانب دیکھا تو حیران رہ گیا، اس کا چہرہ تھا یا چاند حاسم کے لیے اندازہ لگانا مشکل تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

جبکہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے قندیل نے فوراً اپنا سوٹ کے ساتھ کا دوپٹا سینے سے نکال کر سر پر اوڑھا اور حاسم کی جانب سے چہرے پر بھی آگے کو سر کالیا۔

حاسم اس کی حرکت پر زیر لب مسکرا دیا، اسے قندیل کی شرم و حیا بہت پسند آرہی تھی۔

اس نے تو ہمیشہ سے ہی بولڈ لڑکیوں کو دیکھا تھا، یہاں تک کہ وہ لوگ خود پٹھان تھے لیکن لڑکیوں کی ڈریسنگ پر کوئی روک ٹوک بچپن سے نہیں رکھی گئی تھی۔

ہاں بیٹیوں پر روک ٹوک نہیں تھی مگر بہوؤں پر ضرور تھی۔

ماضی۔۔۔

حاسم بیٹا اندر جا کر قندیل کو دودھ پلا دو میں شائے کو شاور دلا دوں ذرا۔

پلک بیگم جو کہ قندیل کی ماں اور حاسم کی چچی تھیں وہ حاسم کے کمرے میں آتیں نرمی سے بولیں۔

حانیم اس وقت دس سالہ سمجھدار بچا تھا جبکہ شائے محض ڈیڑھ سال کیا تھی البتہ قندیل دو سال کی ہو چکی تھی۔

پلک بیگم پر ان تینوں کی زماداری تھی کیونکہ کچھ مہینوں پہلے ہی دانیہ بیگم ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اپنے دو عدد پھول ان کے حوالے کرتیں دنیا سے جا چکی تھیں۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

علی خان بھی بیوی کے غم میں ہمیشہ کے لیے لنڈن سیٹل ہو گئے تو پلک بیگم اور شاہ زین خان نے ان بچوں کی بھرپور زما داری لے لی۔

پلک بیگم ان تینوں سے بالکل ایک جیسی محبت کرتی تھیں، ہاں حاسم میں تو جان بستی تھی ان میاں بیوی کی۔ کیونکہ ان کا کوئی بیٹا جو نہیں تھا۔

"جی چچی"

حاسم کھڑا ہوتا باہر نکلا۔

وہ پلک بیگم کے کمرے میں آیا تو سامنے وہ گوم مٹول گڑیا بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔

قندیل بہت روندو تھی، حاسم کبھی کبھی چڑ بھی جاتا تھا اس سے مگر ہاں اس کی جان بھی تو اسی نھنے وجود میں بستی تھی۔ حاسم نے آگے بڑھ کر فوراً اسے اٹھایا تو قندیل بھی خاموش ہو گئی۔

"کیا ہوا میرے بے بی کو؟"

حاسم نے محبت سے پوچھا اور جھک کے اس کی گال پر پیار کیا۔

"مدے۔۔ بھوت"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس نے بس اتنا کہا تو حاسم نے مسکرا کر اس کی ناک دبا لی اور بیڈ پر بیٹھتا سے اپنی چھوٹی سی گود میں ڈال گیا۔

اس کے ایک طرف پڑا فیڈر اٹھا کر قندیل کے ہونٹوں سے لگایا تو وہ سکون ڈے دودھ پینے لگی تھی۔

حال۔۔۔

حاسم ماضی کو سوچتا دھیماسا مسکرایا۔

کہاں وہ لڑکی اس کے پاس آنے سے خاموش ہو جاتی تھی اور پھر کیسے وہ اس سے بچھڑ گئی تھی۔

حاسم کو تو نہ ممکن لگنے لگا تھا اب اس کا ملنا مگر قسمت شاید یہی تھی۔

"کچھ کھائیں گی آپ؟"

اس نے نرمی سے سوال کیا تو قندیل نے نفی میں سر ہلادیا۔

وہ لوگ اب شہر کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔

حاسم میکڈولز آیا اس نے وہاں سے دو شیک لیے اور ایک شیک کو اس کی طرف بڑھادیا۔

قندیل نے انکار کرنا چاہا لیکن پھر پیار کی وجہ سے اس سے تھام لیا۔

READERS CHOICE



# داستان حیات آیت فاطمہ

حائسم ہلکا سا مسکراتا گاڑی تیزی سے مینشن کی طرف چلا رہا تھا، وہ اب جلد از جلد اپنی بیوی کے ساتھ مینشن پہنچنا چاہتا تھا۔

"سہانا آج سے میرے ساتھ اسی کے کمرے میں رہے گی۔"

قتل کے جانے کے بعد سب نے ڈنر کیا اور باہر لان میں آکر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

اس وقت لائٹس تھیں کہ لگ رہا تھا رات کا وقت ہے ہی نہیں، ٹھنڈی ہوائیں بھی چل رہی تھیں۔

سہانا، نینا، افرات اور صبا ساتھ ہی بیٹھی تھیں جب عابدہ بیگم سنجیدگی سے بولیں۔

سب نے حیرت سے انہیں دیکھا، البتہ لڑکیاں تو پہلے ہی واقف تھیں اس چیز سے۔

"لیکن امی میں چاہتا ہوں کہ گاؤں والوں کو مدعو کر کے ایک فنکشن رکھا جائے پھر رخصتی کی رسم ہو"

آفتاب صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو عابدہ بیگم نے ان کی جانب دیکھا۔

"آفتاب فنکشن وغیرہ بعد میں بھی ہو سکتا ہے، ویسے بھی بچے ایک گھر میں رہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ عقل مندی

دکھائیں اور خود میرے رخصتی دے دیں، ورنہ حویلی کی کنواری لڑکیوں پر غلط اثر پڑ سکتا ہے"

عابدہ بیگم نے معاملے کو سنجیدگی سے لیا تھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

ان کی بات اور سہانا سخت شرمندہ ہوئی جبکہ آزمائیر بھی نظریں ادھر ادھر کر گیا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں امی، کل کو اس لڑکی نے اپنے اصل پر اترنا ہے اور بے ہودگی کرنی ہے تو میں نہیں چاہتی کوئی ملازم دیکھ کر میرے بیٹے پر باتیں بنائیں"

نمل بیگم نے ناک چڑھا کر کہا تو سہانا کی آنکھیں نم ہوئیں وہ نظریں جھکا گئی، جبکہ نینا نے اس کا ہاتھ تھام کر سہلاتے اپنی ماں کو آنکھوں میں ہی خاموش رہنے کی التجا کی۔۔۔

"امی میری بیوی ہے سہانا، کم از کم میرے سامنے آئندہ ایسی کوئی بات مت کیجئے گا۔ میں نہیں چاہتا کہ غصے میں میں آپ کا ادب بھول جاؤں"

آزمائیر کو ان کی بات بالکل پسند نہیں آئی تو وہ سنجیدگی سے بولا جس پر نمل بیگم پہلو بدل کر رہ گئیں۔

"یہ اذلان اور مراد کہاں ہوتے ہیں سارا سارا دن؟ مجال ہے جو نظر آجائیں"

عابدہ بیگم ان دونوں کو غیر موجودگی محسوس کر کے بولیں۔

"کمروں میں ہوتے ہیں امی، امتحان ہیں دونوں کے پرسوسے بس تیاری کر رہے ہیں"

افیفا بیگم نے نرمی سے جواب دیا تو عابدہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

## داستان حیات آیت فاطمہ

"اب تم دونوں بھی خیر سے اپنے بچے کا کچھ سوچو آفتاب، کب تک اسے یوں رکھنے کا ارادہ ہے، برہان کی حالت دیکھی ہے تم لوگوں نے قندیل کے جانے پر، دیرے میں ہے وہ رات سے جانے کب لوٹے گا، اسے باہر رہنے سے بری عادات بھی پڑ سکتی ہیں بہتر ہے جلد از جلد لڑکی دیکھو اس کے لیے، بیویوں میں اتنی طاقت ضرور ہوتی ہے کہ شوہر کو باندھ سکیں"

عابدہ بیگم سنجیدگی سے بولیں تو نینا پلکیں جھکا گئی جبکہ آفتاب صاحب نے سر ہلایا۔  
"جی امی میں بھی یہی سوچ رہا ہوں، بلکہ میں نے اور افینا نے لڑکی بھی سوچ لی ہے"  
آفتاب صاحب افینا بیگم کی آنکھوں میں رضامندی دیکھ کر سنجیدگی سے بولے تھے۔  
"کون سی لڑکی دیکھی ہے بھئی؟"

بڑی امی نے حیرت سے سوال کیا، ان کے تو اپنے ذہن میں کوئی تھی۔  
"اس بارے میں اکیلے میں بات کریں گے ابھی بچیاں موجود ہیں"  
آفتاب صاحب سنجیدگی سے کہتا چائے کا کپ اٹھا گئے جو کچھ دیر پہلے مشال بیگم سب کے لیے لائی تھیں۔  
"مشال میں افرائے رشتوں پر بھی غور کر رہی ہوں ان دنوں"  
بڑی امی مشال بیگم سے مخاطب ہوئیں جواب نمل بیگم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھیں۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

ان کی بات پر افر اکا دل دھڑک اٹھا۔

"جی بہتر امی، جیسا آپ کو مناسب لگے"

انہوں نے نرمی سے کہا تو عابدہ بیگم سر ہلا کر چائے پینے لگیں۔

"میں کیسے جاؤں کمرے میں اب، سائیں تو بہت غصہ ہیں مجھ پر، کب سے مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے آج تو میری جان آنکھوں سے ہی نکال لیں گے"

سہانا، اب تک نینا کے کمرے میں موجود تھی۔

وہ ہی نہیں سب لڑکیاں نینا کے کمرے میں ہی موجود تھیں، رات کے گیارہ بج چکے تھے۔

"تم یہیں سو جاؤ میرے پاس، صبح تک بھائی کا غصہ ٹھنڈا پڑ ہی جائے گا"

نینا نے اسے مشورہ دیا تو سہانا نے منہ بسورا۔

"میں جانتی ہوں تمہارے بھائی کو ان کا غصہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا ضرور ہے مگر کم نہیں ہوتا"

سہانا خفگی سے بولی تھی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"تو پھر میرے خیال میں اب تمہیں کمرے میں چلے جانا چاہیے سہانا"

صبانے مشورہ دیا تو افرانے بھی سر ہلایا۔

"لیکن وہ مجھے ڈانٹیں گے"

سہانا سخت پریشان تھی۔

"میری جان یہ ڈانٹیں اب تمہیں برداشت کرنی ہی ہیں"

صبانے مسکرا کر کہا تو نینا بھی مسکرائی۔

"تم لوگ دعا کرنا میں جا رہی ہوں کمرے میں"

سہانا اٹھتی ہوئی بولی تو سب مسکرا دی تھیں۔

وہ دھیمی چال چلتی نیچے آئی تھی اس نے آزمائے کے لیے دودھ کا گلاس تیار کیا اور اوپر آئی۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اسے سامنے سے مراد نیچے کی طرف جاتا نظر آیا۔

"مراد"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس نے نرمی سے اسے پکارا تو وہ اس کے قریب آیا۔

"جی بھابھی کہیں"

وہ ادب سے بولا تو سہانہ آنے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"اس دن برا لگانا تمہیں اپنے بھائی کا رویہ؟ ان کی طرف سے میں تم معافی مانگتی ہوں مجھے بہت برا لگا ان کہ تمہیں اس طرح ڈانٹنا، مگر تم انہیں جانتے ہونا وہ تھوڑے غصے کے تیز ہیں"

اس نے نرمی سے کہا تو مراد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بھابھی آپ پریشان مت ہوں، میں جانتا ہوں بھائی ایسے ہی ہیں"

مراد نے نرمی سے کہا اور نیچے کی طرف بڑھا۔

سہانا کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ اس وقت نیچے کیوں جا رہا ہے، حویلی میں تو سب سوچکے تھے اور اس کہ کمرہ بھی اوپر والے پورشن میں تھا۔

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی سوچتی رہی تھی۔

پھر وہ دل کو سنبھالتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔

کمرے کی لائٹس بند تھیں، جبکہ کھڑکیوں پر بھی پردے ہونے کی وجہ سے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

اے سی آن ہونے کی وجہ سے کمرے میں بہت کولنگ تھی، سہانا نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور لائٹ آن کر دی۔

آزمائیر سامنے بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے سیدھا لیٹا تھا، اس نے لحاف بھی نہیں لے رکھا تھا۔  
سہانا نے دودھ کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور خود اس کے قریب بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔  
اسے سمجھنا مشکل لگا کہ وہ جاگ رہا ہے یا سو رہا ہے۔

"سائیں"

وہ نرمی سے اس کے کندھے اور ہاتھ رکھتی اس پر جھکی ہی تھی کہ آزمائیر چودھری نے اس کی کمر پر اچانک ہاتھ رکھ کر اسے خود پر گرا لیا۔

سہانا کی سانسوں کی رفتار بہت تیز ہو گئی، وہ اب اس کے سینے پر ٹوٹی بکھری لیٹی تھی۔  
جب آزمائیر نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھرا تو سہانا درد کی وجہ سے کراہی۔

"سائیں۔۔ چھوڑیں۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے"

سہانا اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتی درد سے بولی تو آزمائیر نے جھٹکے سے اسے نیچے بیڈ پر ڈالا اور خود اس پر جھکا۔  
"کہاں تھی اب تک تم؟"



# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ اس کی گردن پر موجود خوبصورت تل کو دیکھتا سختی سے سوال کر رہا تھا۔

"مم۔۔ میں نینا کے پاس تھی"

اس نے آہستہ آواز میں بتایا تھا۔

"کیا کر رہی تھی اس وقت وہاں؟"

وہ دوبارہ بولاروسہانانے ہونٹوں کو نم کیا۔

"میں بس اس سے باتیں کر رہی تھی"

وہ نم آواز میں بولی، آزمائیر کا غصہ اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔

آزمائیر نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھی تو اسے سختی سے سینے میں بھینچتا چہرہ اس کی گردن میں چھپا گیا۔

"خبردار اگر روئی تو جان لے لوں گا میں تمہاری"

وہ شدت بھرے انداز میں کہتا ہونٹ اس کے تل پر رکھ گیا اور وہاں اپنا پیار لٹانے لگا۔

سہانانے بھی دونوں ہاتھ اس کی پیٹھ پر باندھ کر خود کو اس میں چھپانے کی کوشش کی تھی۔

"دودھ پی۔۔۔ لیں پہلے"

# داستان حیات آیت فاطمہ

سہانہ نے بمشکل ٹوٹتی سانسوں کے درمیان کہا تو آزمائیر ایک آخری بوسا اس جان لیوا تل پر دیتا اس پر سے اٹھا۔

"سکون ملا چہل قدمی کر کے میری محبوب بیوی کو؟"

سہانہ کے چہرے پر تھکاوٹ اور تکلیف کے تاثرات دیکھ کر آزمائیر کو شدید غصہ آیا۔

اثر سے وہ نوٹ کر رہا تھا کہ اسے چلنے میں مشکل ہو رہی ہے۔

"سائیں۔۔۔ مم۔۔۔ میرا دل کر رہا تھا جانے۔۔۔ کا لیکن افرانے کہا آپ۔۔۔ اجازت نہیں دیں گے اس لیے جھوٹ بول دیا"

اس نے نم آواز میں کہا تھا جبکہ آزمائیر اب اٹھ کے بیٹھتا دودھ کا گلاس اٹھا کے پینے لگا۔

"بلکل غلطی ساری افرانے ہی تو ہے، تم تو معصوم بچی ہونا، تمہیں کہاں معلوم تھا کہ اس وقت تمہارے لیے چلنا

ٹھیک نہیں، رات کتنی تکلیف ہوئی تھی تمہیں اندازہ ہے؟ افرانے کہا اور تم مجھ سے جھوٹ کہہ کر پیدل باغ چلی

آئیں۔۔۔ جانتی ہو اگر اس وقت نینا کی حالت خراب نہیں ہوتی تو میں نے کسی کا لحاظ بھی نہیں کرنا تھا اور وہیں تمہیں

دو تھپڑ لگانے تھے"

READERS CHOICE

آزمائیر نے تپ کر کہا تو سہانہ نے اسے منہ پھاڑ کر دیکھا۔

"آپ۔۔۔ آپ مجھے مارتے سائیں؟"

# داستان حیات آیت فاطمہ

اس نے بے یقینی سے سوال کیا تو آزمائے دودھ کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھا اور پلٹ کر اس ڈرامے بعض کو دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں مار سکتا تمہیں؟"

آزمائے اسے کھینچ کر بانہوں میں بھرتا بیڈ پر بیٹھ اور اسے اپنی تھانیز پر بٹھاتا پوچھنے لگا۔

"نہیں آپ نہیں مار سکتے مجھے میں جانتی ہوں"

سہانا مسکرائی اور ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر تھوڑی اس کے سینے پر رکھ گئی، وہ چہرہ اوپر اس کی طرف اٹھا کر بولی تو آزمائے اس کے دعوے پر اسے گھور کر رہ گیا۔

"جاناں مار تو سکتا ہوں میں مگر یہ الگ بات ہے کہ مارتا نہیں، لیکن ان فیوچر اگر تمہاری حرکتیں یہی رہیں تو مجھے مجبوراً مارنا بھی پڑے گا"

آزمائے اس کے بال پیچھے کرتا بولا تو سہانا نے ہونٹ بسور کر اسے دیکھا۔

"ہممم جانتی ہوں بہت ظالم ہیں آپ لیکن یہ بھی جانتی ہوں کہ مجھ سے محبت بھی بہت کرتے ہیں"

سہانا اس کی ہلکی سی داڑھی میں ہاتھ پھرتی مان سے بولی تو آزمائے نے جھک کر اس کی پیشانی پر پیار کیا۔

"شاید۔۔۔ خیر کل اسلام آباد جا رہا ہوں میں ادھر بہت سے کام پینڈنگ ہیں میرے"

اس نے سنجیدگی سے بتایا تو سہانا اُداس ہوئی، وہ جانتی تھی اسلام آباد آزمائے کا بزنس ہے۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"مگر میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی اور آپ آئیں گے کب؟"

اس نے سوال کیے تو آزمائے نے محبت سے اسے خود سے لگایا۔

سہانا کا نازک وجود اس مجبور مرد میں بالکل چھپ سا گیا۔

"ساتھ چلو میرے پھر، کیونکہ مجھے پانچ سے چھ دن تو لگ ہی سکتے ہیں، اتنے دن تمہارا بغیر میں بھی نہیں رہ سکتا"

آزمائے محبت سے بولا تو سہانا نے نفی کے سر ہلایا۔

"آپ تو آفس چلے جایا کریں گے میں اکیلی کیسے رہوں گی سارا دن گھر مجھے ڈر لگتا ہے"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو آزمائے نے اس کی تھوڑی پر پیار کیا جس پر سہانا نظریں نیچے کر گئی۔

آزمائے اس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرایا۔

"تم اپنی کرائم پارٹنرز سے پوچھ لو وہ بھی آنا چاہیں تو انہیں بھی لے چلتے ہیں"

آزمائے نے محبت سے کہا تو سہانا نے فوراً سر اٹھایا۔

READERS CHOICE "سچ میر؟"

وہ خوشی سے تقریباً چیخی تو آزمائے نے اس کے ہونٹوں پر فوراً ہاتھ رکھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"بیوقوف لڑکی، کسی کے کمرے تک آواز گئی ناں تو وہ کچھ اور ہی سمجھیں گے"

آزمائیر اس کے چیخیں پر بولا تو سہانا مسکراہٹ دبانے کے لیے ہونٹ بھیج گئی۔

"ویسے ابھی ابھی کیا کہا تم نے پھر سے کہنا؟"

آزمائیر نے ائیر واٹھا کر کہا تو سہانا نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا، لیکن پھر اسے یاد آیا کہ کچھ دیر پہلے وہ میر کا لفظ استعمال کر چکی ہے۔

وہ زبان دانتوں تلے دبائی تو آزمائیر کو لگا آج سہانا کی معصوم آدائیں اسے دیوانہ کر دیں گی۔

"سوری وہ غلطی سے نکل گیا"

اس نے آنکھیں جھکا کر کہا تو آزمائیر نے سر ہلایا۔

"اب میں نینا لوگوں کو بتاؤں گے وہ لوگ پینگ کر لیں ہم کل جا رہے ہیں"

سہانا خوشی سے دکتے چہرے سے بولی تو آزمائیر نے اسے گھورا۔

"زیادہ بلیں کی ضرورت نہیں ہے میں صرف تمہارے اکیلے ہونے کی وجہ سے انہیں لے جا رہا ہوں، وہاں جا کر

تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے بیگم"

آزمائیر نے سنجیدگی سے کہا مگر نینا کی خوشی مدھم نہیں پڑی۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"سائیں میں بہت خوش ہوں"

اس کے آزمائے کے سینے سے لگ کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"وہاں جا کر میری تھکن بھی روز آ نہ اتارنی پڑے گی تمہیں"

وہ معنی خیزی سے بولا تو سہانا کو کچھ یاد آیا لیکن وہ بتاتے بتاتے رک گئی۔

اس کے شرارت سے سوچا کہ مزاتب آئے گا جب وہ وقت پر اسے بتائے گی۔

"اب سو جاؤ تھکی ہوئی ہو تم"

آزمائے نے پیار سے کہا اور اسے اپنی ہود سے اٹھا کر نیچے بیڈ پر منتقل کیا۔

"لیکن مجھے پینگ کرنی ہے"

اس نے شکوہ کیا تو آزمائے نے نفی میں سر ہلایا۔

"صبح ملازمہ سے کروالینا اب بس سو جاؤ"

وہ اس پر کمبل ڈال کر خود بھی اس کے ساتھ لیٹا اسے بانہوں میں بھر گیا تھا۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

"آجائیں باہر"

حائسم نے گاڑی خان مینشن کے پورچ میں روکی اور خود باہر نکل کر وہ قندیل کی طرف آیا۔  
اس نے نرمی سے پکارا تو قندیل ہونٹوں کو دانتوں سے کچلتی، اپنا سرخ دوپٹہ اور شاہنگ بیگ تھام کر باہر آگئی۔  
حائسم نے اس کے ہاتھ سے دونوں چیزیں تھام لیں اور اسے ساتھ لیے اندر کی طرف آیا۔  
مگر ابھی وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے ہی تھے جب حائسم کا فون رینگ ہوا، قندیل بھی اسی کے ساتھ رک گئی تھی۔

"کیا؟ لیکن کیسے"

حائسم شدید فکر مندی لگ رہا تھا، قندیل بھی ڈر گئی نجانے دوسری طرف کون تھا۔  
"اوکے اوکے۔۔۔ کبیر تم کسی بھی طرح اپنی آنکھیں کھلی رکھنا میں بس ابھی آ رہا ہوں"  
وہ تیزی سے کہتا فون کاٹ کر اس کی چیزیں پاس پڑے سٹول پر رکھ گیا۔

"آپ اوپر جائیں، بلکہ ٹھہریں۔۔۔ مس لینا، بی جان"  
وہ بات ادھوری چھوڑتا، مس لینا اور بی جان کو پکارنے لگا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

بی جان تو شاید اوپر تھیں مگر مس لینا تیزی سے ان کے پاس آئی۔

"آپ قانہیں اندر لے جائیں، پر یہا اور شانہ سے ملوائیں، اور ہاں یہ تھکی ہوئی ہیں تو انہیں ڈنر روم میں ہی دیجئے گا

، یہ میرے روم میں رہیں گی اور میں ابھی ایک ارجنٹ کام سے باہر جا رہا ہوں"

حائسم فوراً اسے سب کچھ سمجھا کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ اب وہ عادل کا نمبر بھی ملا چکا تھا۔

قتدیل کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ چندیل میں ہوا کیا ہے۔

ہاں وہ حائسم خان کو دیکھ کر ٹھٹکی ضرور تھی، کیونکہ اس کے ہونٹ اور آنکھیں بالکل حائسم جیسی تھیں۔

یہاں تک کہ آنکھوں کا رنگ بھی دونوں کا شہد تھا۔

اس کا دل عجیب سے انداز سے دھڑکا، یہ گھر بھی اسے کہیں نہ کہیں دیکھا دیکھا لگا۔

مگر وہ یادنا کر سکی کہ اس نے کہاں دیکھا ہے۔

"میم گڈ ٹوسی یو آپ آئیں میں آپ کو مس شانہ سے ملوادوں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

مس لینا نرمی سے بولیں مگر انداز پر و فیشنل تھا۔

"یہ۔۔ کک۔۔ کہاں گئے ہیں؟"

قندیل کا اشارہ حاسم کی طرف تھا۔

مس لینا اس کے گھبرائے ہوئے انداز پر مسکرائیں، بیشک وہ بھی بہت حسن کی حامل تھی۔

مس لینا سمجھ چکی تھیں یہی قندیل ہے، مگر وہ حیران تھیں کہ حاسم نے اس سے نکاح کب کیا، کیونکہ یہ انہیں کہہ کر گیا تھا کہ اسے اس کے کمرے میں ٹھہرائیں۔

"سرکام سے گئے ہیں آپ پریشان مت ہوں وہ آجائیں گے"

انہوں نے نرمی سے کہا تو قندیل نے سر ہلایا۔

"آپ بتادیں آپ کو کھائیں گی میں بنوادیتی ہوں"

ان کے سوال اور قندیل نے محض نفی میں سر ہلایا۔

اسے یہاں آکر اندر ہی اندر کچھ عجیب سا ہورہا تھا۔

"لیکن میم سر کا آرڈر ہے سو پلینز کچھ تو کھالیں"

READERS CHOICE

# داستان حیات آیت فاطمہ

انہوں نے نرمی سے کہا تو قندیل نے اسے سینڈ وچ کہہ دیا۔

حالانکہ اسے بھوک نہیں تھی مگر عجیب مجبوری تھی کہ اسے کھانا پڑ رہا تھا۔

مس لینا نے ایک سرونٹ کو بلوا کر کہا کہ کلک کو سینڈ وچ تیار کرنے کا کہے۔

"میم اوپر آجائیں"

انہوں نے نرمی سے کہا تو قندیل نے فوراً سٹول سے اپنی چیزیں اٹھائیں۔

مس لینا اس وقت سفید شرٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھیں، انکی شرٹ اتنی چھوٹی تھی کہ ان کا پیٹ بھی نظر آ رہا تھا۔

قندیل کو شرم سی آئی، اس نے کبھی کسی عورت کو اس لباس میں نہیں دیکھا تھا۔

اس نے خود بھی کھلا سا شلوار قمیض پہن رکھا تھا، البتہ دوپٹہ بھی اچھے سے دونوں کندھوں پر اوڑھا ہوا تھا۔

قندیل ان کے پیچھے پیچھے آئی تو انہیں لفٹ کے پاس رکتے دیکھ کر گھبرائی۔

"میں نہیں کا سکتی اس میں۔۔ می۔۔ میرا دم گھٹتا ہے"

اس نے گھبراہٹ سے کہا تو مس لینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

کیونکہ شائہ کا بھی تو دم گھٹتا تھا لفٹ سے۔

"او کے میم نوپر و بلم آپ سٹیرز کی طرف آجائیں ہم وہاں سے چلتے ہیں"

مس لینا نے نرمی سے کہا تو قندیل نے سر ہلایا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے پیچھے گئی۔

حائسم کی گاڑی جیسے ہی اس سنسان روڈ پر رکی، سامنے ایک اور بلیک بی ایم ڈبلیو بھی تیزی سے رکی۔

حائسم فوراً اپنی گاڑی سے نکلتا باہر آیا، اس کے ہاتھ میں گن بھی موجود تھی۔

اس کے ساتھ عادل اور گارڈز بھی کبیر کی گاڑی کی طرف آئے جو روڈ پر رکی ہوئی تھی۔

تبھی اس بی ایم ڈبلیو سے سیحان عباسی باہر آیا اور تیزی سے کبیر کی گاڑی کی طرف بڑھا۔

سیحان کو حائسم نے ہی کال کر کے بتایا تھا۔

ان دونوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو سامنے کبیر نیم بیہوش پڑا تھا۔

اس کے کندھے سے خون ابل ابل کر باہر آتا اس کی سرمئی شرٹ بھگور ہاتھا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

سیحان کو اس کی حالت دیکھ کر لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا۔

اس کی حالت کے پیش نظر حائسم اور عادل نے فوراً جھک کر اسے اٹھایا اور اسے لے کر حائسم کی گاڑی کی طرف بڑھے۔

"سیحان بی آمین برو، جلدی سے آؤ ہاسپٹل"

سیحان کو بت بنے دیکھ حائسم نے نرمی سے کہا اور اپنی گاڑی میں بیٹھتا اسے فون سٹارٹ کرتا وہاں سے نکال گیا۔  
عادل پچھلی سیٹ پر بیٹھا کبیر کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔  
لیکن شاید خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ بیہوشی میں جا چکا تھا۔

"میم یہاں آئیں"

وہ دونوں اوپر آئیں تو مس لینا نے نرمی سے اسے ایک کمرے کی طرف آنے کا کہا۔

قندیل کا دل نجانے کیوں اس گھر میں آکر شدت سے دھڑک رہا تھا۔  
وہ خود اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

وہ آہستگی سے مس لینا کے قریب آکھڑی ہوئی تو انہوں نے دروازے پر دستک دی۔

"آجائیں"

اندر سے ایک لڑکی کی آواز آئی تو مس لینا نے دروازہ ہولے سے کھولا اور خود ایک طرف ہو کر اسے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔

"آپ کون؟"

شائہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی تو قتیل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میم یہ مس قتیل ہیں، حاسم سر کی وائف، سر انہیں کچھ دیر پہلے چھوڑ کر کسی ارجنٹ کام سے گئے ہیں"

مس لینا نے نرمی سے کہا تو شائہ جھٹکے سے اٹھی، وہ ہونٹوں اور ہاتھ رکھتی قتیل کو دیکھنے لگی تھی۔

جبکہ پر یہاں اسی کے ساتھ بیٹھی تھی وہ حاسم کی وائف والی بات پر حیران ہوئی۔

بی جان جو صوفے پر بیٹھیں ان دونوں کے لیے فروٹ کاٹ رہی تھیں وہ بھی جھٹکے سے اٹھی تھیں۔

"قتیل میری بیٹی۔۔۔"

سب سے پہلے بی جان نے حرکت کی اور تیزی سے اس کے قریب آئیں اسے خوف سے لگا گئیں۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"میری بچی۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم ہو"

بی جان اسے پیار کرتی نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولیں تو قندیل کا دل مزید دھڑکا۔

اسے یہ عورت بہت پیاری لگیں، جیسے وہ انہیں جانتی ہو۔

پھر اس نے ایک نظر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو یقیناً حائسم کی بہن اور اس کی کزن تھی۔

لیکن وہ شدید سکتے میں تھی۔

"قندیل کیا سچ میں یہ تم ہی ہو؟"

شائینہ اس کے قریب آتی حیرت سے بولی تو قندیل کو عجیب سا لگا، یہ سب اسے دیکھ کر کیسے حیرت کا اظہار کر رہے تھے۔

"جج۔۔ جی میں قندیل۔۔ ہوں"

اس نے نرمی سے جواب دیا اور تبھی شائینہ نے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچ لیا۔

بی جان اور مس لینا دھیمسا مسکرا دیں۔

"میں شائینہ ہوں۔۔ تمہاری کزن، کیا میں تمہیں یاد ہوں"

# داستان حیات آیت فاطمہ

شائینہ اس کی گال پر پیار کرتی پیچھے ہوتی خوشی سے بولی تو قندیل جھینپ سی گئی۔  
اس نے ایک نظر سامنے والی لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھوں میں بہت خوشی اور اُمید تھی۔  
"جی"

اس نے شائینہ کا دل رکھنے کو کہا تو وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔

"کیا؟ سچ میں تمہیں یاد ہوں"

یہ جیسے یقین نہیں کر پائی تھی۔

"ہممم"

قندیل نے پھر سے جھوٹ بولا تھا صرف اس کی تسلی کے لیے۔

"سوری لیکن مجھے بالکل بچپن کا کچھ یاد نہیں، لیکن ہاں میں جانتی ضرور ہوں کہ تم میری کزن اور بھابھی ہو، بھائی اور  
بی جان اکثر بتاتے ہیں مجھے"

شائینہ نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔  
READERS CHOICE

"سوری میں نے تمہیں بٹھایا ہی نہیں، آؤ بیٹھو اور اس سے ملو یہ ناں کبیر کی وائف ہے، پر یہاں کبیر ہمارے ہمسائے  
ہیں اور بہت اچھے دوست بھی"

# داستان حیات آیت فاطمہ

شاینہ خوشی سے بولتی جا رہی تھی، البتہ مس لینا بچے کی طرف بڑھ گئیں۔

قدیل دھیماسا مسکرا کے اس کے ساتھ چلتی پر یہاں کی طرف آئی جو خود بھی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

قدیل نے اسے کے گلے لگ کر سلام کیا تو اس نے بھی پیار سے جواب دیا تھا۔

"بھائی نجانے کب آئیں گے، اتنا اچھا سر پر اُزدیا ہے اور خود غائب ہو گئے ہیں"

شاینہ مسکرا کر بولی البتہ بی جان آکر قدیل کے قریب بیٹھیں۔

"میں اپنی بچی کے لیے اپنے ہاتھوں سے دال چاول بنا کے لاتی ہوں، تمہیں بچپن میں میرے ہاتھ کے دال چاول بہت پسند تھے"

بی جان محبت سے بولیں تو ان کے پیار پر دل سے مشکور ہوئی۔

وہ تو بہت پریشان تھی کہ وہ جہاں جا رہی ہے یہاں کے لوگ نجانے کیسے ہوں گے۔

"جی شکریہ لیکن ابھی مجھے بھوک نہیں آپ کل بنا دیجیے گا"

اس نے نرمی سے کہا تو بی جان نے سر اثبات میں ہلایا۔

"صحت دیکھو ذرا اپنی ننھنی سی جان ہو بلکل، آگے حاسم بیڈ کے ساتھ رہنا ہے تمہیں تو بہتر ہے خود کو مضبوط کرو کچھ"

# داستان حیات آیت فاطمہ

بی جان کی بات پر جہاں پر یہا معنی خیزی سے مسکرائی دوسری طرف قندیل شرم سے لال ہوئی۔

"ماشاء اللہ چاند کو بھی مات دے رہی ہو تم قندیل ہو بہو اپنی ماں پر گئی ہو"

بی جان پیار سے بولیں تو وہ اپنی ماں کے ذکر پر نظریں اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی۔

"بی جان وہ ابھی آئی ہے اور آپ ابھی سے امو شغل باتیں کرنے لگی ہیں، آپ لوگ بیٹھیں میں اسنیکس نکال کر لاتی ہوں پھر ہم کوئی مووی دیکھتے ہیں"

شاینہ محبت سے اسے دیکھ کر کہتی الماری کی طرف بڑھ گئی تھی۔

وہ صبح اٹھی تو اسے باہر جانے کہ بہت جلدی تھی، کیونکہ وہ اسلام آباد والی خبر سب کو سنانا چاہتی تھی۔

مگر آزمائیر کا دل ہی نہیں کر رہا تھا اسے باہر بھیجنے کا، وہ کافی دیر شدت سے اسے پیار کرتا رہا تو سہانا آخر رونے والی ہو گئی تھی۔

جس پر آزمائیر نے اسے چھوڑا تو وہ فریش ہو کر باہر بھاگ آئی۔

اس نے نینا کے کمرے میں دیکھا جو خالی تھا، پھر وہ تیزی سے نیچے کی طرف بڑھی۔

وہ پچھلے لان کی طرف بڑھ رہی تھی جب وہ بری طرح کسی سے ٹکرائی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

سہانا نے پیچھے ہو کر دیکھا تو سامنے نمل بیگم کو دیکھ کر اس کی نظریں جھک گئیں۔

"معاف کیجئے گا امی، میں نے دیکھا نہیں آپ کو"

اس نے دھیمی آواز میں کہا تو نمل بیگم نے نفرت سے اسے دیکھا۔

"یہ بھینس جیسی آنکھیں دیکھنے کے لیے ہی دی ہیں اللہ نے تمہیں، جاہل لڑکی صبح صبح موڈ خراب کر دیا۔۔۔ دفعہ ہو

جاؤ یہاں سے اور مجھے شکل مت دکھانا اب اپنی"

نمل بیگم نے تو تلخی کی انتہا کر دی تھی۔

اتنی بے عزتی پر سہانا کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"امی۔۔ میں۔۔ نے کیا کہا ہے آپ کو؟ آپ کیوں۔۔۔ مجھے پسند نہیں کرتیں"

اس نے اُداسی سے سوال کیا تو نمل بیگم نے غصے سے اسے دیکھا۔

"کیونکہ میرے بیٹے کو مجھ سے دور کر رہی ہو تم چالباز عورت"

انہوں نے چلا کر کہا اور بغیر اس کا جواب سنے وہاں سے نکلتی چلی گئیں۔

سہانا کچھ دیر کھڑی رہی، اسے بہت دکھ ہوا تھا اُن کی باتوں پر۔



# داستان حیات آیت فاطمہ

لیکن پھر وہ خود کو قابو کرتی لان میں آگئی، سامنے ہی ایک چیر پر بڑی امی بیٹھی تھیں ان کے ساتھ مشال بیگم اور ایک کوئی اجنبی عورت بیٹھی تھی۔

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

# داستان حیات آیت فاطمہ

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

البتہ وہ تینوں ان سے قدرے فاصلے پر پھولوں کی کیاری کے پاس نیچے گھاس پر بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں۔  
سہانا ان کی طرف بڑھنے لگی تھی جب مشال بیگم نے اسے آنکھوں سے قریب آکر عورت کو ملنے کا اشارہ کیا۔  
سہانا دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھتی ان کے قریب آئی۔

"اسلام و علیکم"

اس نے نرمی سے سلام کیا اور ان عورت کو ملی پھر عابدہ بیگم سے پیار لے کر مشال بیگم کے ساتھ والی کرسی اور بیٹھی۔  
"ماشاء اللہ بہت پیاری ہے آزمائیر کی دلہن تو"

وہ عورت اسے دیکھتیں مسکرا کر بولیں تو بڑی امی اور مشال بیگم مسکرائیں۔

READERS CHOICE

"ماشاء اللہ"

بڑی امی نے بھی نرمی سے کہا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"اللہ نصیب اچھے کرے بچی کے اور جلد گودہری کرے"

انہوں نے دعادی تھی سہانا کا چہرہ جھکتا چلا گیا۔

"ہاں بھی صفیہ میری تو اپنی یہی دعا ہے کہ اُس حویلی میں بھی مجھے بچوں کی کلکاریاں سننے کو ملیں، آزمائے سے بہت بار کہا ہے میں نے کہ یہ بزنس وغیرہ ہوتا رہے گا ابھی تو بس تم بیوی کو وقت دو اور میری خواہش پوری کرو"

عابدہ بیگم کی بات پر سہانا کا بس نہیں چلا کہ یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے، لیکن حویلی کی بہو ہونے کی وجہ سے اس کا بیٹھنا ضروری تھا۔

"تو اور کیا میرا اپنا بیٹا دیرے پر رہتا ہے زیادہ تر وقت، اسی لیے بہو ابھی تک اُمید سے نہیں ہوئی، جہاں جاتی ہوں لوگ پوچھ پوچھ کر تھک جاتے ہیں کہ ابھی تک دادی نہیں بنی تم، یقین کرو میرے تو اپنے کان ترس گئے ہیں یہ خبر سننے کو"

انہوں نے بھی اپنے گھر کی کہانی بتائی تھوڑا، دراصل وہ ان کی حویلی کے ساتھ رہتی تھیں۔

ان کی عابدہ بیگم سے بات چیت اچھی تھی اُس لیے کبھی کبھار یہاں ملنے چلی آتی تھیں۔

"صحیح کہا، اللہ جلد تمہاری بہو کی گود بھی بھرے"

عابدہ بیگم نے نرمی سے کہا تو مشال بیگم نے بھی آمین کہا۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"اور سناؤ برہان کارشٹا کیا کہیں یا ابھی ارادہ نہیں ہے"

وہ اب برہان کے مطلق پوچھنے لگیں تو سہانا آہستہ سے اٹھ کر نینالوگوں کی طرف بڑھی۔

وہ قریب آئی تو ان تینوں نے قہقہے لگائے تھے۔

"ہو گئیں بہو ہونے کی زما داریاں پوریں؟"

سہانا نینا کے قریب بیٹھی تو اس نے شرارت سے سوال کیا۔

"ہمممم۔۔۔ اب اتنا تو کرنا پڑے گا"

سہانا دھیمی آواز میں بولی تھی۔

"ویسے سہانا آج صبح کیا ہوا اتنی لیٹ کیوں باہر آئی ہو تم؟"

افرانے شرارت سے سوال کیا تو سہانا کی آنکھوں کے پردوں اور صبح والے نظارے آئے۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں بس تھوڑا لیٹ اٹھی پھر تیار ہونے میں ٹائم لگ گیا"

اس کا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا لیکن وہ جلدی سے بہانا بنا کر بول پڑی۔

READERS CHOICE

# داستان حیات آیت فاطمہ

"اُوہ۔۔ لیکن ہم لوگ تو کسی کو بلانے اس کے کمرے کی طرف گئے تھے، پر اندر سے عجیب سی ہلکی ہلکی چیخوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، ہم نے سوچا کوئی مصروف ہے شاید اس لیے ہم یہاں آ گئیں"

نینا نے شرارت سے کہتے سہانا کی جان نکالی۔

"تت۔۔ تم مذاق کر رہی۔۔ ہوناں؟"

اس نے بمشکل سوال کیا تو افرانے قہقہہ لگایا۔

"جی نہیں۔۔ ہم نے اپنے ان کانوں سے سنا ہے سب، یقین نہیں آتا تو وہ چند جملے بول کر یار کرواؤں جو میں نے سنے؟"

افرا کی بات پر سہانا رونے والی ہوئی، ایک طرف ان کا بھائی تھا اور دوسری طرف یہ تینوں۔

سہانا کی سانسیں سکھار کھی تھیں ان سب نے مل کر۔

"رہنے دو، بہت بد تمیز ہو تم لوگ۔۔ میں بات بھی نہیں کروں گی اب تم لوگوں سے"

اس نے خفگی سے کہہ کر اٹھنا چاہا تو نینا نے اس کا بازو تھام کر اسے واپس بٹھایا۔

"اچھا بھئی بس اب کچھ نہیں بول رہے ہم، ویسے بھی آوازیں سن کر ہم چلی گئی تھیں فوراً"

نینا نے سنجیدگی سے کہا مگر سہانا ابھی بھی شرمندہ تھی۔

# داستان حیات آیت فاطمہ

"بھول جاؤ اب، اُس اوکے میاں بیوی میں یہ سب چلتا ہے"

صبا نے نرمی سے کہا تو سہانا نے سر ہلایا۔

"وہ۔۔ مجھے تم لوگوں کو۔۔ بتانا تھا کہ سائیں آج اسلام آباد جا رہے ہیں۔۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں تم سب سے بات کروں اگر تم لوگ آنا چاہو تو وہ ہم سب کی ساتھ لے کر جائیں گے، تین چار دنوں کے لیے۔"

سہانا تھوڑی دیر بعد بولی تو ان تینوں نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"سچ میں؟"

افراخوشی سے بولی تو سہانا نے سر اثبات میں ہلایا۔

"لیکن بڑی امی ہمیں نہیں جانے دیں گی"

نینا کچھ سوچ کر بولی تو سہانا نے اسے دیکھا۔

"مگر کیوں؟"

اس نے حیرت سے پوچھا۔  
READERS CHOICE

"کیونکہ وہ کہیں گی ہم لوگوں کو کارات کو حویلی سے باہر رکنا مناسب نہیں، تم تو اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہو"



# داستان حیات آیت فاطمہ

صبا نے جواب دیا تو سہانا نے افسوس سے انہیں دیکھا۔

"میں سائیں کو کہوں گی وہ منالیں گے بڑی امی کو تم لوگ پریشان مت ہو اور پینگ کرو"

یہ کچھ سوچ کر فوراً سے بولی تو باکی تینوں بھی کچھ مطمئن ہوئی تھیں۔

جاری ہے

